© rasailojaraid.com

ستمبر ۹۶

مولانا عبیداللہ سندھیؒ

قرآن کریم اور سود

قرآن کریم میں خلافت الٰہیہ کے قیام سے مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک ایسی قوت پیدا کی جائے، جس سے اموال اور حکمت (علم و دانش) دونوں کو لوگوں میں صرف کیا جائے اور پھیلایا جائے۔ اب سودی لین دین اس کے بالکل منافی اور متناقض ہے۔ قرآن کریم کی قائم کی ہوئی خلافت میں ربا کا تعامل کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اس کا جواز تو ایسا ہی ہے جیسا کہ نور و ظلمت کا اجتماع۔ ربا (سود) سود خواروں کے نفوس میں ایک خاص قسم کی خباثت پیدا کر دیتا ہے، جس سے یہ ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اگر یہ خرچ کرتے ہیں تو ان کے سامنے اس کا "اضعافا مضاعفۃ" (آل عمران ۱۳۰) نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سود کی وجہ سے اقتصادیات میں جو فساد اور اخلاق فاضلہ کی تباہی اور بربادی اور فطرت انسانیہ میں بگاڑ اور لوگوں پر اقتصادی طور پر ضیق و تنگی پیدا ہوتی ہے، یہ اس قدر ظاہر باتیں ہیں جن کے بیان کی ضرورت نہیں اسی لیے قرآن عظیم نے سود کو روئے زمین سے مٹانے کا اعلان کیا ہے اور انسانیت کو اس کے لینے دینے والوں کے شر اور ظلم سے چھڑانے کا اعلان کیا ہے۔ سب سے پہلے مواعظ حسنہ کے ذریعے سودی کاروبار سے منع کیا ہے۔ اگر اس سے باز نہ آئیں اور متنبہ نہ ہوں تو پھر ان کے خلاف سخت لڑائی کا اعلان کیا ہے اور ایسے لوگوں کو سطح ارضی سے مٹانے کا چیلنج کیا ہے اور قرآن میں اس کی اساسی تعلیم بڑے محکم طریق پر دی گئی ہے۔ ربا سے منع کیا گیا ہے، سود خواروں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے، لیکن پوری طرح رشد و ہدایت کے واضح ہونے کے بعد اور اس کی مضرتوں کو پوری طرح کھول کر بیان کر دینے کے بعد، یقیناً" یہ رشد و ہدایت کے منافی اور خلاف ہے۔ اب اس کے خلاف جنگ یا کارروائی کرنا اکراہ نہیں ہوگا، بلکہ عین انصاف کا تقاضا ہوگا۔ اس طرح ایسی بڑی بڑی حکومتوں کو مٹانا اور منہدم کرنا ہے جو اس لیے منظم کی جاتی ہیں کہ سودی کاروبار کے ذریعے اموال کمائیں۔ ان کے خلافِ خدا اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

(الہام الرحمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلمۂ حق

ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ تعلیمی سیمینار

ورلڈ اسلامک فورم نے یورپ کے مسلم طلبہ اور طالبات کے لیے "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" کے نام سے خط و کتابت کورس کا آغاز کر دیا ہے اور دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی نئی نسل کا نظریاتی اور عملی رشتہ اسلام کے ساتھ باقی رکھنے کے لیے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کورس کے ساتھ وابستہ کریں۔ اس سلسلہ میں ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ تعلیمی سیمینار اسلامک کلچرل سنٹر ریجنٹ پارک لندن میں منعقد ہوا، جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور دانش وروں نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے دینی مسائل اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے تقاضوں پر اظہار خیال کیا۔ سیمینار کی پہلی نشست کی صدارت مکہ مکرمہ کے ممتاز عالم دین فضیلۃ الشیخ محمد مکی حجازی نے کی اور اس میں ڈاکٹر محمود احمد غازی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے، جبکہ دوسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی اور دار العلوم دیوبند کے استاذ حدیث مولانا سید ارشد مدنی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے، سیمینار سے ہفت روزہ تکبیر کراچی کے مدیر محمد صلاح الدین، ڈربن یونیورسٹی جنوبی افریقہ کے شعبہ اسلامیات کے سربراہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی، ماہنامہ محدث لاہور کے مدیر مولانا حافظ عبد الرحمن مدنی، مرکز اسلامی ڈھاکہ کے ڈائریکٹر مولانا روح الامین، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ مولانا سعید احمد عنایت اللہ، جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے امیر ڈاکٹر صہیب حسن، پنجاب کے سابق وزیر قاری سعید الرحمن اور ورلڈ اسلامک فورم کے راہ نماؤں مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عیسیٰ منصوری، پروفیسر عبد الجلیل ساجد اور مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی کے علاوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا قاری سعید الرحمٰن تنویر، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا امداد الحسن نعمانی، قاری تصورالحق، دارالعلوم فلاح دارین (انڈیا) کے سربراہ مولانا محمد عبد اللہ پٹیل اور قاری عبد الرشید رحمانی نے خطاب کیا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ تعلیم و تربیت کے نظام کو صحیح خطوط پر استوار کرنے کا ہے، کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنی نسل کو وقت کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ملت اسلامیہ نے ہر دور میں مخالف تہذیبوں کی یلغار کا کامیابی کے ساتھ سامنا کیا ہے اور یونانی فلسفہ، تاتاریوں اور ہندومت کے حملوں کے باوجود اپنے نظریات و افکار اور تہذیب و ثقافت کی حفاظت کی ہے، لیکن مغربی فلسفہ جس طرح مختلف جہات سے اسلامی عقائد و نظریات اور معاشرت پر حملہ آور ہوا ہے اس نے عالم اسلام کی تاریخ کا سب سے بڑا بحران پیدا کر دیا ہے، جس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مسلم دانش وروں اور علما کو گہرے غور و فکر کے ساتھ منصوبہ بندی کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کے نظریات اور ثقافتی حملوں کے نتیجہ میں مسلمان سیاسی اور عسکری طور پر کمزور اور معاشی طور پر بد حال ہو چکے ہیں اور فکری غلامی کی جڑیں گہری ہوتی جا رہی ہیں، جس کی وجہ سے ہم مغرب کے حاشیہ نشین اور نقال بنتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح بھی اس طریقہ سے ہوگی جس طریقہ سے امت کے پہلے حصہ کی اصلاح ہوئی، یعنی ہمیں اصلاح احوال کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریق کار کو اپنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے لوگوں کے فکر و عقیدہ کی اصلاح کی تھی اور ان کی ذہنی تربیت کا اہتمام کیا تھا، اس لیے آج ہمیں بھی امت مسلمہ کے احوال کی اصلاح کے کام کا آغاز فکری تربیت اور ذہنی تطہیر سے کرنا چاہیے، کیونکہ ذہنی اور فکری تربیت اور اصلاح کی صورت میں ہی ایک اچھی قیادت مسلمانوں میں ابھر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے انہی خطوط پر تعلیمی جد و جہد کا آغاز کیا ہے کہ جدید علوم کے ساتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساتھ مسلم نوجوانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی افکار و اخلاق سے آراستہ کیا جائے، چنانچہ ریگولر تعلیمی نظام کے علاوہ خط و کتابت کے ذریعہ بھی اسلامی تعلیمات کے متعدد کورس شروع کیے ہیں جن سے اب تک بیس ہزار سے زائد افراد گھر بیٹھے استفادہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کے مسلم طلبہ اور طالبات کے لیے مطالعہ اسلام کا ایک سالہ کورس بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، جو ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام شروع کیا گیا ہے اور اس کے لیے مدنی مسجد، گلیڈ سٹون سٹریٹ، فارسٹ فیلڈ، نوٹنگھم میں دفتر نے کام شروع کر دیا ہے۔

جناب محمد صلاح الدین نے "اسلامی نظام تعلیم و تربیت میں ذرائع ابلاغ کا کردار" کے موضوع پر تفصیلی مقالہ پیش کیا، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو تعلیم و تربیت کے محاذ پر ابلاغ کے جدید ذرائع سے استفادہ کرنا چاہیے اور الیکٹرانک میڈیا کو کفر، باطل اور فحاشی کے لیے وقف نہیں کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ذرائع محض ذرائع ہوتے ہیں، انہیں اگر اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو خیر کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور برے کاموں کے لیے استعمال کیا جائے تو شر کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دنیا وسائل کی دنیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعمال کو وسائل سے وابستہ کیا ہے، لیکن آج ہم نے وسائل اور ذرائع کو دنیائے کفر کے لیے کھلا چھوڑ دیا ہے اور خود زندگی کے ہر شعبہ میں وسائل کے حوالے کافر قوموں کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم معاشرہ کے لیے اس وقت سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ابلاغ کے تمام ذرائع، خواہ وہ سرکاری کنٹرول میں ہوں یا نجی ہاتھوں میں ہوں، ان سب پر اباحیت پسند اور زر پرست طبقے کا قبضہ ہے جس کے نزدیک دینی و اخلاقی اقدار کوئی اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ یہ اقدار اس طبقہ کے سیاسی، معاشرتی اور معاشی مفادات کی راہ میں رکاوٹ ہیں، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی تحریک مزاحمت شروع کی جائے جو مسلسل دباؤ ڈال کر ذرائع ابلاغ کا رخ صحیح کر سکے۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے زیادہ ضرورت نوجوانوں کی طرف توجہ دینے کی ہے کیونکہ انہی کی اصلاح سے معاشرہ میں کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خوشگوار تبدیلی آ سکتی ہے‘ اس لیے علما اور دینی اداروں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو قریب لانے اور ان تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مثبت طرز عمل اختیار کریں۔

مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ تعلیم و تربیت اور دعوت و ابلاغ میں لوگوں کی مشکلات اور ضروریات کا خیال رکھنا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جیسا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو‘ جو عربی زبان میں قریش کی لغت پر نازل ہوا مگر جب دوسرے قبائل کے نئے مسلمان لوگوں کی قریش کی لغت پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں دقت پیش آئی تو ان کی اس دقت کے پیش نظر انہیں دوسری مشہور لغات میں قرآن کریم پڑھنے کی اجازت دے دی چنانچہ بعد میں حضرت عثمان کے دور میں غیر عرب مسلمانوں میں اختلافات پیدا ہونے کے خدشہ کے پیش نظر اس گنجائش کو متفقہ طور پر ختم کر دیا گیا‘ اس لیے آج بھی ہمیں اسلام کی دعوت و تعلیم میں لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے اور تمام اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے حکمت و تدبر سے کام لینا چاہیے۔

مولانا محمد مکی حجازی نے کہا کہ مغرب کے فکر و فلسفہ کے مقابلہ میں کام کو منظم کرنے کی ضرورت ہے‘ لیکن اس سے مرعوب ہونے کے بجائے پوری جرات و حوصلہ کے ساتھ اس کا سامنا کرنا چاہیے۔

مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو محبت اور شفقت کے ساتھ اور ان کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے اسلامی عقائد و احکام کے ساتھ مانوس کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بچے میں میلان اور نقالی کا مادہ ہوتا ہے اور ماں باپ ان کے سامنے اخلاق و کردار کا اچھا نمونہ بن کر انہیں بہتر کردار کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔

مولانا قاری سعید الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم نوجوان جس نے مسلمان گھرانے میں پرورش پائی ہے جس قسم کی خراب صورت حال سے بھی دو چار ہو‘ توحید اور رسالت کے عقیدہ سے منحرف نہیں ہو سکتا‘ مگر کلچر کے سیلاب میں جلدی بہہ جاتا ہے‘ اس لیے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کو اسلامی کلچر سے وابستہ رکھنے کی

© rasailojaraid.com